بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ اول

دلیل: قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذالک فلیفرحوا (یونس ۔آیت ۵۸)

اس آیت میں اللہ کی رحمت اور فضل پر خوش ہونے کا کہا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ سے بڑا فضل و رحمت رب کی طرف سے اور کیا ہوسکتا ہے؟

جواب: مولنا یہ آیت تم پر نازل ہوئی یا نبی کریم ﷺ پر؟ اس آیت کے اولین مخاطب تم ہو یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین؟ اگر اس آیت سے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو رنڈیاں نچانا میلاد کرنا جھنڈیاں لگانا جلوس نکالنا اور میلاد نہ کرنے والوں کو کافر وہابی گستاخ کہنا نبی اور ان کے صحابہ نے سمجھا ہو (معاذ اللہ) تو پیش کرو ورنہ تفسیر کے نام پر تحریف نہ کرو۔

(۲) قرآن میں آتا ہے فانقلبوا بنعمة من اللہ و فضل لم یمسسھم سوء (آل عمران آیت ۷۴)

رب صحابہ کو کہہ رہا ہے کہ اس کے فضل و نعمت کے ساتھ جہاد سے لوٹے تو بتاؤ کیا صحابہؓ نے بھی اس نعمت و فضل کی خوشی اسی طرح ہر سال منائی جس طرح تم مناتے ہو؟

(۳) تمہارا صدر الافاضل سورہ یونس کی آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ:

"فرح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسکو فرح کہتے ہیں معنی یہ ہے کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاء صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں"۔ (خزائن العرفان۔ص: ۲۵۶ ناشر المجد د احمد رضا اکیڈمی ملنے کا پتہ دار العلوم امجدیہ کراچی)

اس تفسیر سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ خوش ہونا دل کا معاملہ ہے نہ کہ جھنڈیاں لگانا جلوس کرنا بھنگڑے ڈالنا کیک کاٹنا، نیز اس آیت سے میلاد کی خوشی نہیں بلکہ مواعظ حسنہ کی خوشی کرنا معلوم ہوئی نیز یہاں فضل و رحمت سے مراد اسلام اور قرآن مراد ہے تو جو چیز آیت سے ثابت ہے اس پر خوشی کبھی زندگی میں نہیں کی اور جس کا آیت میں دور دور تک ذکر نہیں اس کی نام نہاد خوشی پر پورے ملک میں فساد مچایا ہوا ہے۔

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ دوم

دلیل: واما بنعمة ربک فحدث (الضحی .آیت ۱۱)
اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کرو۔ اس آیت میں رب تعالی اپنی نعمتوں کا چرچا کرنے کا حکم فرما رہے ہیں اور نبی کریم ﷺ سے بڑھ کر نعمت رب کی اور کیا ہو سکتی ہے اس لئے ہم میلاد کرتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو "حدث" واحد کا صیغہ ہے اور تم ترجمہ "کرو" جمع کا کر رہے ہو۔ اس آیت میں تو کہیں بھی دور دور تک ۱۲ ربیع الاول کو ہر سال جشن کرنے کا ذکر نہیں۔ نیز اس آیت میں حکم نبی کریم ﷺ کو دیا جا رہا ہے تو بتاؤ کیا نبی کریم ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول کو اسی طرح چرچا کیا تھا جس طرح تم کرتے ہو یا نبی ﷺ نے اس آیت پر عمل نہیں کیا وہ تو معاذ اللہ آیت کا مطلب نہیں سمجھ سکے اور تمہیں سمجھ آ گئی۔ نیز کیا صحابہؓ نے بھی آیت کا یہی مطلب بیان کیا جو تم کر رہے ہو؟

(۲) نبی کریم ﷺ کے نعمت ہونے کا انکار نہیں لیکن اگر اس آیت سے نعمت پر جشن کرنا جھگڑے ڈالنا معلوم ہو رہا ہے تو اللہ فرماتا ہے و ان تعدوا نعمت الله لا تحصوها (ابراہیم آیت ۳۴) اگر تم رب کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے معلوم ہوا کہ رب کی نعمتیں لاتعداد ہیں پھر تو انسان کو اپنی زندگی کا ہر پل ہر گھڑی جشن جھنڈیوں جلوسوں روڈوں کو بلاک کرنے میں گزار دینا چاہئے ان تمام نعمتوں پر جشن نہ کرنا کیا اس بات کی دلیل نہیں کہ تم رب کی نعمتوں کے منکر ہو اسی لئے تو مشرک ہو۔

(۳) تمہارے مسلک کا مستند ترین مولوی غلام رسول سعیدی صاحب امام رازیؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:
"نبی ﷺ کو کس نعمت کے بیان کا حکم دیا گیا ہے؟۔۔ مجاہد نے کہا اس نعمت سے مراد قرآن ہے کیونکہ اللہ تعالی نے سیدنا محمد ﷺ کو جو سب سے عظیم نعمت عطا فرمائی ہے وہ قرآن ہے"۔ (تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۸۳۶)
لو جی جس نعمت کا چرچا کرنے کا رب نے خود نبی کو حکم دیا اس پر جشن تو کیا تم کو پڑھنے کی توفیق نہیں اور جس بات کا ذکر دور دور تک نہیں اس پر پورے ملک میں تم نے ہنگامہ بدتمیزی کھڑا کیا ہوا ہے۔

(۴) تمہارے صدر الافاضل خلیفہ رضا خان نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے کہ:
"نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور ﷺ سے وعدہ فرمایا"۔ (خزائن العرفان ص ۷۰۹)
لو جی بات ہی ختم یہاں نبی ﷺ کے نعمت ہونے کا ذکر نہیں بلکہ ان نعمتوں کا ذکر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہیں جیسے حوض کوثر شفاعت کبری لواء حمد وغیرہ مولوی غلام رسول سعیدی نے قریباً ایسی ۱۵ نعمتوں کا ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہیں اور جن کے بیان کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے (تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۸۳۷) مگر تم ان میں سے کسی ایک نعمت کا چرچا اس طرح نہیں کرتے جس طرح میلاد کا اب بتاؤ کون اقراری وہابی اور گستاخ بنا؟ غرض قرآن میں تحریف نہ کرو تمہارا خود ساختہ مطلب تو خود تمہارے اکابر کو مسلم نہیں۔

حصہ سوم

دلیل: وذکرھم بایام اللہ دیکھو قرآن میں اللہ فرما رہا ہے کہ دن مناؤ اس لئے ہم نبی ﷺ کا میلاد والا دن مناتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر تو یہودی بھی شرما جائیں۔ پوری آیت اس طرح ہے:

ولقد ارسلنا موسی بآیتنا ان اخرج قومک من الظلمات الی النور و ذکرھم بایام اللہ ان فی ذالک لایت لکل صبار شکور (سورہ ابراھیم آیت ۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایام اللہ کی تذکیر کا حکم فرما رہے ہیں تو بتاؤ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح اپنا میلاد ہر سال منایا جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو رب کے کلام میں تحریف سے باز آجاؤ۔

(۲) آیت میں تو ایام اللہ جمع ہے اور تم صرف ایک یوم مناتے ہو اگر آیت کا وہی مطلب لیا جائے جو تم کہہ رہے ہو تو اس طرح تو کم سے کم سال میں تین میلاد منانے چاہئیں تم صرف ایک کیوں مناتے ہو؟

(۳) نبی کریم ﷺ، آپ ﷺ کے صحابہؓ، تابعین، مسلم بین الفریقین مفسرین میں سے کسی ایک کا قول اس آیت کی تفسیر میں دکھادو جس نے اس آیت سے ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا جلوس نکالنا کیک کاٹنا ماڈلز بنانا اور دیگر خرافات کے جواز کو نقل کیا ہو اور منہ مانگا انعام وصول کرو۔

(۴) عمدۃ المفسرین عمادالدین ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

''موسیٰ علیہ السلام ان (بنی اسرائیل) کو اللہ کی نعمتیں یاد دلاؤ یعنی فرعون کے ظلم وقہر سے اللہ کا ان کو نجات دلانا، سمندر کا ان کیلئے پھاڑ دینا، ان پر بادل سے سایہ کیئے رکھنا، آسمان سے ان کیلئے من وسلویٰ کا نزول اس کے علاوہ وہ دیگر نعمتیں جو بنی اسرائیل پر اللہ نے کی وہ سب ان کو یاد دلاؤ''۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۸ ۴۷)

پس اگر اس آیت سے جشن منانا ثابت ہوتا ہے تو ان تمام چیزوں کا بھی جشن مناؤ جس کا حکم خود اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دے رہے ہیں۔

(۵) نیز ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کا میلاد اس دن اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پیدا ہوئے میلاد کا معنی پیدائش تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو میلاد منانے کا حکم رب اس وقت دے رہا ہے جب آپ ﷺ پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے؟ یہ میلاد تو نہ ہوا؟

حصہ چہارم

دلیل: حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے و سلم علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا (سورہ مریم آیت ۱۵) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے والسلم علی یوم ولدت و یوم اموت و ویوم ابعث حیا (مریم آیت ۳۳) دیکھا قرآن میں ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے میلاد کے دن درود و سلام بھیجا کرو میلاد کیا کرو۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر تو یہودی بھی شرما جائیں۔ اگر یہ قرآن کا حکم ہے تو کیا حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام نے اسی طرح ہر سال اپنا جشن میلاد منایا تھا جس طرح تم مناتے ہو؟ اور کیا نبی کریم ﷺ بھی اسی طرح ان انبیاء کا میلاد مناتے ہر سال جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں تو بتاؤ تم تو اس حکم قرآنی پر عمل کرو اور جن پر نازل ہوا وہ اس پر عمل سے قاصر رہے۔ معاذ اللہ

(۲) آپ کہتے ہیں کہ میلاد ساتویں ہجری میں ایجاد بندہ ہوا تو کیا امت محمدیہ ﷺ سات سو سال تک اس حکم قرآنی سے غافل رہی؟ سات سو سال تک امت کو پتہ نہ چلا سکا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو میلادی خرافات کرنی ہے معاذ اللہ اگر سات سو سال تک ان کو پتہ نہ چلا سکا تو آپ کو کس نے بتایا؟ کہیں ان الشیاطین لیوحون الی اولیائهم والا معاملہ تو نہیں؟

(۳) نبی کریم ﷺ کی حدیث۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا کسی مستند مفسر کا قول پیش کرو کہ اس نے اس آیت سے وہی معنی مراد لئے ہیں جو تم لے رہے ہو؟

(۴) اگر اس آیت میں ولادت کے ذکر کی وجہ سے جشن میلاد منانا ثابت ہوا تو اسی آیت میں وفات کا ذکر بھی تو ہے تو جشن وفات کیوں نہیں مناتے؟ نیز قیامت کے دن اٹھائے جانے کا ذکر بھی ہے اس کا جشن کیوں نہیں مناتے؟ آیت میں بقول تمہارے ایک بات پر عمل کرنے اور دو باتوں کو چھوڑنے پر بھی اگر تم مسلمان اور عاشق رسول ہو تو آیت کے تینوں باتوں کو چھوڑنے پر کوئی وہابی کیسے؟

(۵) نیز پیدائش کے دن درود و سلام بھیجنے کا حکم نہیں بلکہ بقول نعیم الدین یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ اس دن سلامتی اور امن اللہ نے عطا کی۔ نیز قرآن میں جنتیوں پر بھی سلام ہے (الحجر ۴۶۔ النمل ۳۲) ہدایت کی اتباع کرنے والوں پر بھی سلام ہے (طہ۔ ۴۷) تمام انبیاء علیہم السلام پر سلام ہے (الصافات ۱۸۱) تو ان تمام کا جشن میلاد کیوں نہیں مناتے؟

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ پنجم

دلیل: واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب و حکمة ثم جائکم رسول مصدق لما معکم ۔۔الآیۃ (آل عمران۔۸۱۔۸۲) دیکھو خود رب تعالی نبی کریم ﷺ کا میلاد منا رہا ہے تو ہم کیوں نہ منائیں؟

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو ترجمہ میں تحریف نہ کرو۔اس آیت کو پڑھ کر کیا نبی کریم ﷺ نے اس کا وہی مطلب سمجھا جو تم سمجھ رہے ہو؟اس آیت کو پڑھ کر کیا صحابہ ہر سال اسی طرح جشن میلاد مناتے تھے؟اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ان کے صحابی کا قول یا کسی مستند تفسیر کا حوالہ پیش کرو کہ اس آیت کا مطلب ان ہستیوں نے وہی بیان کیا ہے جو تم کر رہے ہو۔

(۲) ضروری نہیں کہ جو کام اللہ کرے وہ ہم بھی کریں اللہ جسے چاہے زندگی دے جسے چاہے موت دے جس بستی کو چاہے برباد کردے تو کیا کل کو تم بھی لوگوں کو مارنا قتل وغارت گری کرنا شروع کردو گے؟ یہ کہہ کر کہ اللہ بھی تو یہ سب کر رہا ہے ہم تو سنت اللہ پر عمل کر رہے ہیں۔معاذ اللہ۔

(۳) قرآن میں یہ بھی تو آتا ہے:و اذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم و ذریتھم و اشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی (اعراف۔آیت۱۷۲) تو چاہئے کہ اس آیت کی رو سے تمام بنی آدم اوران کی ذریت کا میلاد مناؤ۔

(۴) ایک طرف تو کہتے ہو کہ نبی کریم ﷺ کی میلاد ان کی پیدائش کی خوشی میں منا رہے ہیں دوسری طرف آیت وہ پیش کر رہے ہو جس میں نبی کریم ﷺ کی پیدائش تو ذکر تو کیا آپ ﷺ خود ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے یہ تو عالم ارواح کا ذکر ہو رہا ہے پھر تو میلاد سے پہلے جشن عالم ارواح اور جشن میثاق مناؤ۔

(۵) کیا اللہ رب العزت جب میلاد منا رہا تھا معاذ اللہ تو اسی طرح منایا تھا جس طرح تم نے منایا؟ کیا عالم ارواح میں سبز رنگ کی نعلین کے نقش والی جھنڈیاں لگائی گئیں؟ عالم ارواح کے تمام راستے بلاک کیے گئے؟ وہاں جلوس نکالا گیا، وہاں کے جلسے میں مخالفین کو منہ بھر کر گالیاں، سب وشتم کیا گیا؟ کیک کاٹے گئے؟ ماڈلز لگائے گئے؟ ہر سال اس میلاد کا اسی طرح اعادہ کیا جاتا؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو تم یہ سب خرافات کیوں کرتے ہو؟ پھر جس طرح اللہ نے منایا اسی طرح مناؤنا۔

www.facebook.com/RazaKhaniFitna

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ ششم

دلیل: نبی کریم ﷺ ہر پیر کے دن کا روزہ رکھتے آپ سے پوچھا گیا کہ کیوں رکھتے ہیں تو فرمایا اس دن میں پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا سو ہم بھی مناتے ہیں۔

جواب: مولوی صاحب خدا کا خوف کرو حدیث کے متن و مطلب میں تحریف نہ کرو۔ پوری حدیث اس طرح ہے

سئل رسول اللہ ﷺ عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت و فیہ انزل علی رواہ مسلم (مشکوۃ ج ا ص ۱۸۱)

اگر یہاں ولدت سے میلاد منانا ثابت ہوا تو "انزل علی" سے نزول وحی کا جشن منانا بھی تو ثابت ہوتا ہے کیونکہ آپ فرمارہے ہیں کہ اس دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا اس لئے اس کے شکر میں روزہ رکھتا ہوں تو آپ "جشن عید نزول وحی" کیوں نہیں مناتے؟ آدھی حدیث پر عمل آدھی کو ترک کرنا کیا کھلی منافقت نہیں؟۔

(۳) اس میں تو پیر کے دن کا ذکر ہے اور تم نے شائد ہی آج تک پیر کے دن جشن عید میلاد منایا ہو کیونکہ تمہارا میلاد پیر کو نہیں ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے اور اس دن اکثر پیر نہیں ہوتا۔ نیز کسی شارح حدیث کا اس حدیث کی تشریح میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن، جلوس، کیک منانے کا ثبوت پیش کرو۔

(۴) اگر اس حدیث سے میلاد منانا ثابت ہوتا ہے تو چاہئے کہ پھر ہر ماہ ہی کم سے کم ۳، ۴ بار تو جشن میلاد منایا جائے کیونکہ اس میں پیر کے دن کا ذکر ہے اور پیر کا دن ہر ماہ میں کم سے کم تین چار بار تو آہی جاتا ہے تم اس سب میلادوں کو چھوڑ کر سال میں صرف ایک میلاد مناتے ہو تو بتاو حقیقی میلاد کے تم منکر نہ ہوئے؟ جو نبی کے طریقے کو چھوڑ کر صرف ایک دن میلاد منائے وہ بھی اس تاریخ میں جس میں خود نبی ﷺ نے بھی نہیں منایا۔

(۵) نبی تو بقول تمہارے میلاد کی خوشی میں روزہ رکھے اور تم میلادیوں پیٹوؤں حرام خوروں کو شیرینی اور کیک کھلاؤ کیا نبی نے کیک کھا کر روزہ توڑ کر میلاد منایا تھا؟

(۶) آپ کہتے ہیں کہ عید میلاد مسلمانوں کی دو عیدوں سے بھی افضل و برتر ہے جو جب مفضول عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں اور اس دن کے روزے کو شیطان کا روزہ کہا گیا ہے تو ان عیدوں سے افضل عید پر روزہ رکھنا کیسے جائز ہوا؟ اب ہم تمہاری عید درست مانیں یا نبی کریم ﷺ کا روزہ؟

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ ہفتم

دلیل: نبی کریم ﷺ نے خود منبر پر کھڑے ہو کر اپنا میلاد منایا اور ایک بار حضرت حسانؓ کو منبر پر کھڑے ہو کر میلاد منانے کا حکم دیا۔ تو ہم کیوں میلاد نہ منائیں؟

جواب: پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ غیر مقلد ہیں یا مقلد حنفی؟ اگر غیر مقلد ہیں تو پہلے تو ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند پڑھیں اور اس کی توثیق بیان کریں۔ اور اگر مقلد ہیں تو آپ کو یہ اجازت کس نے دی کہ بلا واسطہ خود احادیث سے مسائل کشید کرنے لگ جائیں؟ کسی مجتہد کا قول اس حدیث کی شرح میں یا فقہ حنفی کا مفتی بہ فتوی دکھائیں کہ اس سے ۱۲ ربیع الاول کی موجودہ خرافات پر استدلال کیا گیا ہو۔

(۲) آپ کے مولوی عبدالسمیع رامپوری لکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے دور میں ربیع الاول میں میلاد نہیں منایا جاتا (انوار ساطعہ ص ۲۶۷) لیجئے آپ کا جھوٹ کہ صحابہ بھی نبی کریم ﷺ کا میلاد مناتے خود آپ کے گھر سے واضح ہو گیا۔

(۳) مولوی صاحب خدا کا خوف کرو حدیث میں تحریف نہ کرو۔ پوری حدیث اس طرح ہے

عن العباس انه جاء الی النبی ﷺ فکانه سمع شینا فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال من انا؟ قالوا انت رسول الله ..الخ

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں ای من الطعن فی نسبه او حسبه (مرقاۃ ج ۱۰ ص ۴۳۷) لیجئے منبر پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کا اپنا حسب و نسب بیان کرنے کیلئے نہ تھا بلکہ حضرت عباسؓ نے بعض کفار سے آپ کے بارے میں کچھ نازیبا کلمات سنے جس کی شکایت لیکر آپ کے پاس آئے حضور ﷺ کو یہ ناگوار گذرا اور آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اس کی وضاحت فرمائی۔

(۴) کیا یہ ۱۲ ربیع الاول کا دن تھا کیا پھر جلوس نکلا؟ شیرینی تقسیم ہوئی؟ جھنڈیاں لگیں؟ اور پھر کیا ہر سال اسی طرح میلاد منایا جاتا؟

(۴) حضرت حسانؓ والی حدیث میں بھی دور دور تک ۱۲ ربیع الاول جلوس جھنڈیوں جشن میلاد کا ذکر نہیں نہ ہی ہر سال یہ مجلس اسی طرح لگتی اس سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ کفار آپ ﷺ کے ہجو میں جو شعر کہتے حضرت حسانؓ اس کا جواب دیتے اور نبی کریم ﷺ اس کو پسند فرماتے اس کا کون کافر منکر ہے؟



دلیل: علامہ سیوطیؒ، شاہ ولی اللہؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے میلاد منانے کو جائز قرار دیا۔

جواب: پہلی بات تو یہ کہ ہم حنفی ہیں اس لئے سیوطیؒ کی بات ہمارے لئے حجت نہیں اگر آپ کو اس بات سے کوئی تکلیف ہوئی تو عرض کر دیں انشاء اللہ آپ ہی کے گھر سے ہم یہ اصول دکھادیں گے نیز کیا آپ کو سیوطیؒ کی تمام باتوں سے اتفاق ہے؟ اگر ہاں تو ہم زیادہ نہیں دو تین مسئلے دکھادیں گے جس کو آپ نہیں مانتے وہاں سیوطیؒ کی بات کیوں نہیں مانتے؟ نیز سیوطیؒ نے تو یہ بھی کہا کہ میلاد منانے پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں سارا قیاس ہی قیاس ہے تو سیوطیؒ کی اس بات کو کیوں نہیں مانتے؟ اور میلاد کو ثابت کرنے کیلئے قرآن وحدیث میں تحریف کیوں کرتے ہو؟

(۲) جہاں تک بات شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی ہے تو وہ تو آپ کے مذہب میں معاذ اللہ کافر وہابی ہے اس کی بات کیسے معتبر؟ نیز یہ بھی جھوٹ ہے کہ شاہ صاحبؒ نے میلاد منانے کو جائز لکھا ہے بلکہ وہ تو فرمارہے ہیں کہ مکہ میں جو جگہ آپ کی جائے پیدائش تھی جب فقیر وہاں گیا تو لوگ وہاں درود وسلام پڑھ رہے تھے اور عجیب وغریب قسم کے انوار وفیوضات کا نزول ہو رہا تھا (ملخصا فیوض الحرمین ص ۸۰) آج کل یہاں ایک عالیشان حجرہ بنا ہوا ہے اور سعودی حکومت نے اس میں ایک عظیم لائبریری قائم کی ہوئی ہے الحمد للہ آج بھی جانے پر ایک عجیب سی کیفیت مومن پر طاری ہو جاتی ہے اور واقعی فیوض وبرکات کا نزول ہوتا ہے۔ اس سے کس کو انکار ہے؟ کہاں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو جشن منانا جھنڈیاں لگانا رنڈیاں نچانا ڈھول دھمکا کرنا کیک کاٹنا سڑکیں بلاک کرنا اہل سنت پر تبرا کرنا اور یہ سب خرافات نہ کرنے والوں کو کافر وہابی کہنا کہاں زیارت کیلئے نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش پر جانا؟

(۳) رہی بات شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تو آپ کے مستند ترین عالم دین غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

''شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی تمام تر علمی خدمات اور عظمتوں کے باوجود بشر اور انسان تھے۔ نبی اور رسول نہ تھے۔ ان کی رائے میں خطا ہو سکتی ہے نیز اس کو ایک محدث کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے ان کو فقیہ نہیں مانا گیا نہ ان کی کسی کتاب کو کتب فتاوی میں شمار کیا گیا ہے (شرح مسلم ج ۱ ص ۹۳۰۔۹۳۱)

لو جی بات ہی ختم شیخ بھی انسان ہیں ان سے بھی خطا ہو سکتی ہے نیز جب شیخ فقیہ ہی نہیں تو کسی فقہی معاملے میں ان کی کوئی بات حجت نہیں۔ نیز آپ کے اعلی حضرت اور مسلک کے علماء نے کئی جگہ شیخ کی باتوں سے اختلاف کیا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ''راہ سنت شمارہ نمبر ۷ مضمون شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مسلک اعلی حضرت پر ایک نظر''۔

بریلویوں کی کرسمس (میلاد) پر دلائل کے جوابات

حصہ نہم

دلیل: تمہارے حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے بھی میلاد منایا۔

جواب: جناب حاجی امداداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صرف ہمارے نہیں بلکہ آپ کے عبدالسمیع رامپوری اور پیر مہر علی شاہ کے بھی پیر ہیں اور آپ کے اکثر مولوی حاجی صاحب کا ادب واحترام کرتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ کیا حاجی صاحب نے اسی طرح میلاد منانے کا حکم دیا جس طرح تم مناتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ان سے استدلال کا فائدہ؟

(۲) حاجی صاحب کی جو عبارت آپ پیش کرتے ہو اس سے متصل یہ عبارت بھی تو ہے:

''وہ یہ ہے کہ ہر گاہ مسئلہ اختلافی اور ہر فریق کے پاس دلائل شرعی بھی ہیں'' (فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ ص ۸۰)

اس میں اول تو انہوں نے اسے اختلافی مسئلہ بتایا (یاد رہے کہ رضاخانیوں والے میلاد کی بات یہاں حاجی صاحب نہیں کر رہے ہیں بلکہ ایسی مجلس کو جو بلا کسی تداعی کے منعقد کی جائے اور اس میں صرف حضور ﷺ کے میلاد کا ذکر ہوں) جبکہ آپ اسے اختلافی نہیں مانتے اور اس کا انکار کرنے والوں پر کفر کے فتوے برساتے ہیں ثانیاً حاجی صاحب نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ جو منع کرتے ہیں ان کے پاس بھی اس پر دلائل ہیں تو جواب دیں کیا آپ اسے تسلیم کرتے ہیں؟

(۳) نیز حاجی صاحب نے اسی ہفت مسئلہ میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

''عزیزی جناب مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبری ونعمت عظمی سمجھ کر ان سے فیوض وبرکات حاصل کریں کہ مولوی صاحب جامع کمالات ظاہری وباطنی ہیں اور ان کی تحقیقات محض للّٰہیت کی راہ سے ہیں''۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ مندرجہ کلیات امدادیہ ص ۸۷)

جواب دیں کیا آپ حضرت حاجی صاحب کی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو جو دلیل آپ یہاں کریں ہم حاجی صاحب کے متعلق میلاد کے مسئلہ میں کر دیں گے۔ نیز یہاں خود حاجی صاحب نے ہندوستان کے لوگوں کیلئے حضرت گنگوہیؒ کے وجود کو نعمت عظمی قرار دیا اور ان سے استفادہ کی تلقین کی تو حضرت گنگوہیؒ نے اس مروجہ میلاد کو بدعت کہا اور حضرت حاجی صاحب کی رائے کے متعلق کہا کہ ان کو تسامح ہوا ہے وہ اصل صورتحال سے پر واقف نہ ہو سکے۔

(۴) جناب حضرت حاجی صاحبؒ کا ادب واحترام اپنی جگہ مگر غلام رسول سعیدی کا اصول یاد کر لیں حاجی صاحب نہ فقیہ ہیں نہ ان کی کسی کتاب کو فتاوی کی کتاب شمار کیا گیا ہے اس لئے فقہی معاملات میں ان کی رائے پر عمل نہیں کیا جائے گا رضاخان کے والد نقی علی خان لکھتا ہے کہ:

''دلیل کتاب وسنت سے چاہئے نہ قول وفعل پیر سے''۔ (انوار جمال مصطفی ص: ۱۴۵)

تو آپ بھی قرآن وسنت سے دلیل پیش کریں جو یقیناً آپ کے پاس نہیں اور جو تھی ان کا منہ توڑ جواب ہو چکا ہے نہ کہ پیران صاحبان کے اقوال پیش کریں۔

Page 1

حصہ دہم

ہمارے جلسے جلوس پر اعتراض

دلیل: تم بھی تو مختلف عنوانات سے جلسے جلوس کرتے ہو وہ بدعت نہیں اور ہمارا میلاد کا جلسہ بدعت۔

جواب: مولانا پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا اپنے جلسے کو ہمارے جلسوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ آپ کے شیخ الحدیث عبدالرزاق بھترالوی لکھتا ہے کہ:

''آجکل مختلف عنوانات سے ربیع الاول میں جلسے ہورہے ہیں، کسی کا نام پیغمبر انقلاب کانفرنس، کسی کا نام ذکر ولادت ﷺ کانفرنس اور کسی کا نام سیرت النبی ﷺ کسی کا نام حسن قرات وحمد ونعت کانفرنس۔۔۔۔راقم نے کبھی کسی عنوان پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ خیال یہ ہوتا ہے کہ میرے پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کا ذکر ہوتا رہے خواہ کسی نام سے بھی ہوتا رہے۔(میلاد مصطفیٰ ﷺ ص:۴۰ مکتبہ امام احمد رضا)

معلوم ہوا کہ ہمارے جلسوں پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں اور آپ بھی اسے درست سمجھتے ہیں تو جب ہمارے جلسے متفق علیہ ہیں اور آپ کے نزدیک بھی جائز تو اس جائز کام پر کسی بدعت کو کس طرح قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک مروجہ جشن میلاد بدعت ہے۔

دوسری بات یہ کہ مطلق وعظ ونصیحت تعلیم وتعلم سیرت رسول ﷺ کے بیان کیلئے جلسے خود نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہوتا اور متواتر چلا آرہا ہے جس کا انکار بدیہات کا انکار ہے نبی کریم ﷺ صحابہ کی موجودگی میں کھڑے ہو کر وعظ وتذکیر کیا کرتے دینی امور کی تعلیم دیتے اداب واخلاق سکھائے جاتے خود نبی کریم ﷺ کے سینکڑوں صحابہ سے سینکڑوں احادیث کا منقول ہونا اسی جلسوں کی غمازی کرتا ہے پھر صحابہ نے نبی ﷺ کی سیرت کو بیان کیا اور آج نبی کریم ﷺ کی سیرت پر جو ضخیم کتابیں ہیں یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ ہر دور میں نبی کریم ﷺ کی سیرت مجمعوں میں بیان ہوتے حدیث کی کتابوں میں آپ کو یہ الفاظ جائیں گے

سمعت عمر علی منبر النبی ﷺ ...سمعت عثمان بن عفان خطیبا علی منبر رسو ل الله ﷺ .

.قام موسی النبی خطیبا فی بن اسرائیل

خود عبدالرزاق بھترالوی کہتا ہے کہ:

''اس وقت جلسے دو قسم کے ہوتے تھے ایک وہ جس میں نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان ہوتے تھے وہ جلسہ اللہ نے منعقد فرمایا

Page 2

حصہ دہم

ہمارے جلسے جلوس پر اعتراض

انبیاء کرام نے آپ کے اوصاف بیان کئے صحابہ کرام نے آپ کے اوصاف کا تذکرہ کیا (میلاد مصطفیٰ ص ٦)
لہٰذا اتنا تو ثابت ہے کہ مطلق جلسہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے ثابت ہے اب رہا ان کیلئے کوئی دن یا وقت طے کر دینا تو دیکھیں ایک ہوتا ہے تعین شرعی اور ایک ہوتا ہے تعین عرفی شریعت سے دونوں ثابت ہیں مثلاً تعین شرعی جیسے نماز کیلئے وقت حج کیلئے جگہ زکوۃ کا نصاب وغیرہا اور تعین عرفی بھی جائز ہے جسے کسی کام کیلئے کوئی وقت انسان کی سہولت کیلئے مقرر کر دیا کہ جی فلاں کا نکاح فلاں دن وقت میں ہوگا اور خود نبی کریم ﷺ کی سیرت سے بھی ثابت ہے کہ جب ایک عورت آپ کے پاس آئیں اور گزارش کی کہ کچھ احادیث ہم سے بھی بیان ہو جائیں تو آپ نے ان کو کہا کہ فلاں وقت میں فلاں جگہ جمع ہو جانا۔۔

جاء ت امرأة الی رسول اللہ ﷺ فقالت یا رسول اللہ ذهب الرجال بحدیثک فاجعل لنا من نفسک یوما نأتیک فیه تعلمنا مما علمک اللہ تعالی فقال اجتمعن فی یوم کذا و کذا و فی مکان کذا و کذا فاجتمعن (بخاری ج ٢ ص ١٠٨٧)

ظاہر ہے کہ یہ مکان وجگہ کی تعین عرفی ہی تھی کہ تاکہ وہاں جمع ہونے میں آسانی ہو مسئلہ تب بنتا ہے کہ جب ان دونوں تعینات کو ان کے مقام سے ہٹا دیا جائے یعنی تعین عرفی کو شرعی قرار دے دیا جائے کہ اگر فلاں وقت میں فلاں کام نہ ہوا تو تم وہابی گستاخ ہو جاؤ گے یا تعین شرعی کو معاذ اللہ عرفی قرار دے دیا جائے۔ ہمارا ان جلسوں کیلئے وقت یا جگہ مقرر کر دینا تعین عرفی کے طور پر ہے کہ لوگ اس تاریخ سے پہلے جلسے میں شرکت کیلئے تیار رہیں اور جگہ تک پہنچنے میں آسانی ہو ہم سے کسی نے آج تک ان تعینات کو شرعی درجہ قرار نہیں دیا اور اس میں ردو بدل بھی ہوتا رہتا ہے اسی طرح ہم نے ان جلسوں کو کبھی ان کے مقام سے نہیں ہٹایا ان کا مقام ابھی بھی وہی تصور کیا جاتا ہے جو نبی کریم ﷺ کے یا بعد کے زمانوں میں ہوتا تھا مگر دوسری طرف جشن عید میلاد النبی ﷺ کو دین کا ایک مستقل حصہ تسلیم کر لیا گیا ہے اس کیلئے ١٢ ربیع الاول کے علاوہ کسی اور دن کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور کسی وجہ سے کسی وقت ان جلسوں جلوسوں کو بند کرنے کا کہہ دیا جائے تو قتل وقتال تک کی دھمکیاں دے دی جاتی ہیں خود رضا خانیوں نے اس بات اعتراف کیا ہے کہ ہمارے ہاں جمعہ کی نماز کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی اس جشن کو پھر یہ جشن جن خرافات کا آج مجموعہ بن چکا ہے وہ اس پر متضاد تو کس طرح اس کا جائز قرار دے دیا جائے؟۔ فی الحال ہماری طرف سے اتنی تفصیل کافی ہے اگر چہ ہم کچھ اور بھی کہنے کا ارادہ کرتے ہیں اگر مخالفین کی طرف سے کوئی جواب آیا تو انشاء اللہ مزید وضاحت پیش کی جائے گی۔